ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

قرآن میں مذکور تفکر و تدبر اور مترادف کلمات واصطلاحات کا تحقیقی مطالعہ

The Research Study of Pondering (Tafakkur), Contemplation (Tadabbur), and their Synonymous words and terms mentioned in the Qur'an.

محمد ساجد سلیم

لیکچرار، دار المدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد

Abstract:

The thinking, the measure is of great significance in the life of the believer, as he said some scientists: and (think an hour is better than worshiping years) and reflect on God's ability, and bone creatures, reinforce faith in the hearts of the people, how much is the great verses and clear proofs function on the ability of the Creator, and perfection, and meditate on the verses in this vast universe of the best acts of worship that donate to the path of truth, and the increase in the consolidation of the faith, and enlighten human in his insight and his way, God and the one in everything, and he is capable of everything, and be thinking in the same God, but to be in his creation, it is essential to human reasoning and forethought and consideration, and mind, in the stages of creation, and is the creator, he's over all things, in order to strengthen our faith in God, because forethought, and reflection has a significant impact to build faith, and establish faith in God, and not thinking nor manages the stages of creation, weaken his faith in God, and the meaning of forethought heart behaved considering the consequences and reflection heart behaved considering the evidence .. It is a consideration of the consequences of things, which is close to the reflection, However, the reasoning heart behaved given in the manual, and forethought his disposal to consider the consequences.

Key Words: *Thinking, Creation, Reasoning, Universe*

تمہید

انسان کو اللہ کریم نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اور یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ انسان سراپا نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ اس نے انسان کو فکر و تدبر کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ وجودِ انسانی میں دماغ کا پایا جانا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے فکر و تدبر کی صلاحیت سے متصف کیا گیا ہے۔ اور پھر خالق کائنات کا انسان کو فکر و تدبر کی صلاحیت سے سرفراز کرنا بھی خود اس بات کا اعلان ہے کہ وہ تحقیق اور فکر و تدبر کی راہ پر گامزن رہے۔ تمام الہامی کتابوں میں اور قرآن مجید میں بالخصوص تفکر و تدبر کو بہت اہمیت دی گئی ہے جگہ جگہ انسان کو تفکر اور تدبر کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ آسمان وزمین کی تخلیق اور اپنی تخلیق پر غور کرے۔ قرآنِ مجید کا بنیادی موضوع ہی "اِنسان" ہے، جسے سینکڑوں بار اِس اَمر کی دعوت دی گئی ہے کہ وہ اپنے گرد و پیش وُقوع پذیر ہونے والے حالات و واقعات اور حوادثِ عالم سے باخبر رہنے کے لئے تدبر و تفکر سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ شعور اور قوتِ مُشاہدہ کو بروئے کار لائے تاکہ کائنات کے مخفی و سربستہ راز اُس پر آشکار ہو سکیں۔

نزول قرآن کے مقاصد میں سے ایک اہم ترین مقصد یہ بھی ہے کہ انسان اس میں غور و فکر و تدبر کرے۔ قرآن کریم میں سینکڑوں مقامات پر انسان کو مختلف الفاظ، کلمات و کیفیات جیسے تفکر، تدبر، تذکر، تبصر، تعقل، اعتبار وغیرہ کے ساتھ مختلف اشیاء و تخلیقات الٰہیہ میں تفکر و تدبر کی ترغیبات دی گئی ہیں۔ اور کثیر آیات میں انسان کو کائنات میں بکھری ہوئی اللہ کی لاتعداد نشانیوں پر غور و فکر و تدبر کی بار بار ترغیبات بیان کی گئی ہیں۔ تاکہ انسان ان ترغیبات پر عمل کرتے ہوئے خالق کائنات کی قدرت و حکمت کی نشانیوں میں تفکر و تدبر کرتے ہوئے اس کی معرفت و قرب پانے کے لئے کوشاں ہو جائے۔ قرآنِ پاک کی کثیر آیاتِ مبارکہ میں بِالواسطہ (In Direct) بلاواسطہ (Direct) فِکر و تَدَبُّر، بصیرت و مُشاہدے کی ترغیب یا حکم دیا گیا ہے۔ یوں ہی تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرامین اور اسلاف و بزرگانِ دین کے اَقْوَال

وافَعال سے بھی اس کی ترغیب ملتی ہے۔ فِکر و تدبر کی بدولت، معرفتِ الٰہی، علوم و معارف کی وسعت و حکمت، راہِ ہدایت کی طرف رَہنُمائی، حِکْمت و دانائی، دنیا و آخرت کی کامیابی اور رضائے الٰہی جیسی عظیم نعمتیں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔

تفکر و تدبر کا معنیٰ و مفہوم:

تَفَکُّر: تفکر و تدبر دونوں عربی زبان کے الفاظ ہیں لیکن دونوں کے لغوی و اصطلاحی معنیٰ میں قدرے فرق ہے۔

تَفَکُّر کا مادہ عربی لغت میں ف،ک،ر ہے۔ تَفَکُّر اسم مصدر ہے۔ اس کا معنیٰ ہے غور و فکر کرنا۔ باب تفعیل کے فعل ماضی کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ فَکَّرَ یعنی اس نے غور و فکر کیا۔ تَفَکُّر کا ایک معنی تَاَمُّل بھی ہے یعنی غور و خوض کرنا۔

ابن فارس لکھتے ہیں: فَكَّرَ-ف۔ ک ۔ر۔تَرَدُّدُ القَلب فِي الشيء۔ دل کا کسی چیز کے بارے غور و خوض کرنا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: تَفَكَّرَ ۔اس نے غور و فکر کیا یعنی جب اس کے دل نے قابل اعتبار جواب دیا۔ بہت زیادہ غور و فکر کرنے والے شخص کے بارے یوں کہا جاتا ہے: رَجُلٌ فِكِّيرٌ یعنی بہت زیادہ غور و فکر کرنے والا شخص۔

فالتفکر هو تصرف القلب في معاني الأشياء لدرك المطلوب[۱] "مطلوب کو پانے کیلئے دل کا اشیاء کے معانی میں تصرف کرنا تفکر ہے۔"

مفردات امام راغب میں ہے: "اَلْفِكْرَةُ قُوَّةٌ مُطْرِقَةٌ لِلْعِلْمِ اِلَى الْمَعْلُومِ وَالتَّفَكُّرُ: جولان تلک القوۃ بحسب نظر العقل"[۲]
"فکر اس قوت کا نام ہے جو علم کے ذریعے معلوم تک پہنچادے۔ ایسی قوت کو عقل کے مطابق استعمال کرنا تفکر ہے۔"

ایک قول کے مطابق تفکر یہ ہے کہ انسان کسی معاملے میں غور و فکر کیلئے عمل کرے یہاں تک کہ اس میں کسی نتیجہ تک پہنچ جائے۔[۳]

آیات قرآنیہ میں کلمات تفکر کا استعمال

فکر اور تفکر کے مادہ کے ساتھ کلمات تَفَکُّر قرآن کریم کی آیات بینات میں ۱۷ مقامات پر مذکور ہوئے ہیں۔ ایک مقام پر ماضی کے صیغہ کے ساتھ جیسا کہ سورت المدثر کی آیت نمبر ۱۸ میں ہے: ﴿اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ﴾[۴] ترجمہ: "بے شک وہ سوچا اور دل میں کچھ بات ٹھہرائی"۔

جبکہ ۱۳ بار مضارع غائب جیسے یَتَفَکَّرُونَ (وہ غور و فکر کرتے ہیں) اور ۴ بار مضارع حاضر کے صیغوں کے ساتھ جیسے تَتَفَکَّرُونَ (تم غور و فکر کرتے ہو) وغیرہ قرآن کریم میں درج ذیل مقامات پر استعمال ہوا۔

دوسرا مقام: ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ- قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ-وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا-وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَا يُنْفِقُوْنَ۬-قُلِ الْعَفْوَ- كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾[۵]

ترجمہ: "تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔"

تیسرا مقام: ﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾[۶] "اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔"

چوتھا مقام: ﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾[۷]
"جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تو نے یہ بے کار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔"

پانچواں مقام: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ﴾[۸] "تم فرماؤ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوسکتے ہیں تو کیا تم غور نہیں کرتے؟"

چھٹا مقام: ﴿فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾[۹] "تو تم یہ واقعات بیان کرو تاکہ وہ غور و فکر کریں۔"

ساتواں مقام:﴿اَوَلَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا مَا بِصَاحِبِهِمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ﴾[۱۰]

"کیاوہ غوروفکر نہیں کرتے کہ ان کے صاحب کے ساتھ جنون کا کوئی تعلق نہیں وہ توصاف ڈرسنانے والے ہیں"۔

آٹھواں مقام:﴿اِنَّمَا مَثَلُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا کَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ مِمَّا یَاۡکُلُ النَّاسُ وَ الۡاَنۡعَامُ- حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الۡاَرۡضُ زُخۡرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتۡ وَ ظَنَّ اَهۡلُهَاۤ اَنَّهُمۡ قٰدِرُوۡنَ عَلَیۡهَاۤ- اَتٰهَاۤ اَمۡرُنَا لَیۡلًا اَوۡ نَهَارًا فَجَعَلۡنٰهَا حَصِیۡدًا کَاَنۡ لَّمۡ تَغۡنَ بِالۡاَمۡسِ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ﴾[۱۱]

ترجمہ: "دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں گھنی (زیادہ) ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا اور خوب آراستہ ہوگئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں تو ہم نے اسے کر دیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ہم غور کرنے والوں کے لئے اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں"۔

نواں مقام:﴿وَ هُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ فِیۡهَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡهٰرًا- وَ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیۡهَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّهَارَ- اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ﴾[۱۲]

"ترجمہ: اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے رات سے دن کو چھپالیتا ہے بے شک اس میں غوروفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

دسواں مقام:﴿بِالۡبَیِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الذِّکۡرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡهِمۡ وَ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَکَّرُوۡنَ﴾[۱۳]

"(ہم نے) روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (رسولوں کو بھیجا) اور اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف یہ قرآن نازل فرمایا تا کہ تم لوگوں سے وہ بیان کر دو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تا کہ وہ غوروفکر کریں۔"

گیارہواں مقام:﴿یُنۡۢبِتُ لَکُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَ الزَّیۡتُوۡنَ وَ النَّخِیۡلَ وَ الۡاَعۡنَابَ وَ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ- اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ [۱۴]

ترجمہ: اس پانی سے تمہارے لیے کھیتی اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل بے شک اس میں غوروفکر کرنے والوں کے لئے نشانی ہے۔"

بارہواں مقام:﴿اَوَلَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی﴾ [۱۵]

"کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غوروفکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اِن کے درمیان ہے سب کو حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا"

تیرہواں مقام:﴿اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ﴾[۱۶]"بے شک اس میں غوروفکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔"

چودہواں مقام:﴿وَ مِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡهَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّةً وَّ رَحۡمَةً- اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ[۱۷] ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ اُن سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبّت اور رحمت رکھیے شک اس میں غوروفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

پندرہواں مقام:﴿ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَعِظُکُمۡ بِوَاحِدَةٍ- اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ مَثۡنٰی وَ فُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوۡا- مَا بِصَاحِبِکُمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ- اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِیۡرٌ لَّکُمۡ بَیۡنَ یَدَیۡ عَذَابٍ شَدِیۡدٍ﴾[۱۸]"ترجمہ: "تم فرماؤ میں تمہیں ایک ہی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے لیے کھڑے رہو دو دو اور اکیلے اکیلے پھر سوچو کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں وہ تو نہیں مگر تمہیں ڈرسنانے والے ایک سخت عذاب کے آگے۔"

سولہواں مقام:﴿وَ سَخَّرَ لَکُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡهُ- اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ﴾ [۱۹]ترجمہ:" اور تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں اپنے حکم سے بے شک اس میں غوروفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

سترہواں مقام:﴿لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ‌ؕ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ﴾[۲۰]ترجمہ : اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے بے شک اس میں غور وفکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ "

دعوت تفکر دینے والی مذکورہ تمام آیات میں جس تفکر کی دعوت دی گئی ہے وہ وجود کے تمام مظاہر پر مشتمل ہے خواہ وہ آفاقی آیات کا معاملہ ہو یا انفس کی نشانیاں یا توحید و رسالت اور بعث بعد الموت کے دلائل ہوں۔

تَدَبُّر:

تفکر کی طرح تَدَبُّر بھی عربی زبان کا لفظ ہے۔تَدَبُّر اسم مصدر ہے اور یہ دب ر کے مادہ سے ماخوذ ہے۔دَبر کسی چیز کے آخری یا پچھلے حصے کو کہتے ہیں۔دُبر (پیچھے) قُبل (سامنے) کے مقابل ہے۔[۲۱] تَدَبُّر کا لغوی معنیٰ ہے گہرائی سے غور وفکر کرنا۔اور اصطلاحی معنیٰ ہے: کسی چیز کے متعلق گہرائی سے غور و فکر کرنا یا انجام کے متعلق غور و فکر کرنا۔[۲۲]

لسان العرب میں علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں: دَبَّرَ الاَمۡرَ وَتَدَبَّرہ۔نَظَرَفِي عاقبته وَاستدبره۔یعنی اس نے معالمے کی تدبیر کی یعنی اس کے انجام کے متعلق تدبر کیا۔اور تَدَبُّرفِي الاَمۡر یعنی کسی معالمے کے متعلق غور وفکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سامنے سے پیچھے تک یعنی اس کے شروع سے لے کر آخر تک تدبر کرنا۔جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں معالمے کو سامنے سے لے کر آخر تک یعنی اس کے شروع سے لے کر آخر از ابتدا تا انتہاء تک نہیں جانتا۔مراد یہ ہے کہ اس نے معالمے کو گہرائی سے نہیں جانا۔[۲۳]

آیات قرآنیہ میں تدبر کے استعمالات

آیات قرآنیہ میں چار مقامات پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تدبر کے کلمات ارشاد فرمائے بالفاظ دیگر تدبر کا حکم ارشاد فرمایا۔تین آیات میں انداز اور سیاق ایک ہی طرح کا ہے یعنی تدبر نہ کرنے کی مذمت بیان کی گئی ہے جبکہ چوتھی آیت میں نزول قرآن کے مقاصد میں سے تدبر کو اہم مقصد قرار دیتے ہوئے اس میں تدبر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

پہلا مقام:﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ‌ؕ وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَيۡرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوۡا فِيۡهِ اخۡتِلَافًا كَثِيۡرًا﴾[۲۴]" ترجمہ: تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے"

اس آیت کے ضمن میں درج ذیل چند چیزیں قابل توجہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے اَفَلا یَتَدَبَّرون فرمایا یعنی وہ غور کیوں نہیں کرتے۔اَفَلا یَقرؤن نہیں فرمایا کہ وہ کیوں نہیں پڑھتے۔اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ قرآن پاک کے تمام مضامین میں بالکل اختلاف نہیں بشرطیکہ عمیق نظر اور تفکر و تدبر کے ساتھ قرآن کریم پڑھا جائے۔اور قرآن کریم کا فہم کماحقہ تدبر ہی سے ہو سکتا ہے،بغیر تفکر و تدبر یہ چیز حاصل نہ ہو گی۔

(۲) قرآن کریم کا مطالبہ ہے کہ ہر انسان اس کے مطالب،معانی و مفاہیم میں غور وفکر کرے۔فہم قرآن کیلئے درکار جملہ علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھنے والے علمائے کرام جب قرآن کریم کی آیات میں تدبر کرتے ہیں تو ایک ہی آیت سے سینکڑوں مسائل کا حل تلاش کر کے امت مسلمہ کے سامنے پیش فرماتے ہیں۔اور عام آدمی اگر قرآن حکیم کا ترجمہ و تفسیر اپنی زبان میں پڑھ کر غور وفکر اور تدبر کرے گا تو اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و محبت اور فکر آخرت پیدا ہو گی۔البتہ عام آدمی کو غلط فہمی اور مغالطے سے بچنے کے لئے بہتر یہ ہے کہ کسی مستند عالم دین سے قرآن کو تفسیر کے ساتھ پڑھ لے۔اگر یہ نہ ہو سکے تو کوئی مستند اور معتبر تفسیر کا مطالعہ کر لیں اور جہاں کوئی بات سمجھ میں نہ آئے یا شُبہ پیدا ہو وہاں اپنی رائے سے فیصلہ نہ کریں بلکہ ماہر علماء سے رجوع کیا جائے۔اس لئے کہ ایمان والوں کی شان قرآن کریم میں یہ بیان ہوئی: ﴿وَالَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِّرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَمۡ يَخِرُّوۡا عَلَيۡهَا صُمًّا وَّعُمۡيَانًا﴾[۲۵]" اور جب ان کو ان کے پروردگار کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں تو ان پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گزر جاتے۔"یعنی مومن کی شان یہ ہے کہ وہ تدبر اور غور وفکر سے کام لے کر احکام اسلامی کو ادا کرے۔

(۳)ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:" اس آیت میں اللہ تعالی نے بندوں کو قرآن کریم میں غوروفکر کرنے اور اس کو سمجھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور اس کے الفاظ و معانی کو نہ سمجھنے اور اس سے اعراض کو منع فرمایا ہے۔ مزید یہ کہ آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن میں تدبر کرنا واجب ہے۔"[۲۶]

دوسرا مقام:﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾[۲۷]" ترجمہ: تو کیا وہ قرآن میں غوروفکر نہیں کرتے بلکہ دلوں پر اُن کے تالے لگے ہوئے ہیں۔"

"اس آیت کے مخاطب وہ لوگ ہیں جو اس کتاب کی حقانیت کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں یا اس کا انکار کرتے ہیں یعنی جن لوگوں کے دلوں پر نفاق کے تالے لگے ہوئے ہیں وہ نہ تو قرآن کریم میں غوروفکر کرسکتے ہیں اور نہ ہی وہ اس سے کماحقہ ہدایت حاصل کرسکتے ہیں کیونکہ ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے حق بات ان تک پہنچ ہی نہیں پاتی کیونکہ تدبر قرآنِ پاک میں گہرے غوروخوض کو کہتے ہیں جو تعصبات وجانب داری سے پاک اور عقل ونقل کے حقیقی تقاضوں کے مطابق ہو۔"

تیسرا مقام:﴿اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ یَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِیْنَ﴾[۲۸]" ترجمہ: کیا انہوں نے قرآن کریم میں غوروفکر نہیں کیا یا ان کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا"۔

چوتھا مقام:﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾[۲۹]ترجمہ:" یہ (قرآن) ایک برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غوروفکر کریں اور عقل مند نصیحت حاصل کریں۔"

"اس آیت سے معلوم ہوا کہ فقط قرآن کریم کی تلاوت کرلینا، عربی عبارت اور ترجمہ پڑھ لینا نزولِ قرآن کے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے کافی نہیں بلکہ اس کی آیات کے معانی، مفاہیم اور ان کا مطالب سمجھنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے تاکہ اس کی آیتوں میں غوروفکر کرنا، اس میں بیان کی گئی عبرت انگیز باتوں سے نصیحت حاصل کرنا اور اس میں بتائے گئے احکامات پر عمل کرنا ممکن ہو۔"

مذکورہ چاروں آیات کریمہ اور ان کی تفاسیر کے سیاق وسباق میں غوروفکر سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ نزول قرآن کا اہم ترین مقصد تدبر قرآن ہے۔ کیونکہ آیاتِ قرآنیہ میں تفکر وتدبر کے بغیر کلام الٰہی کے لامحدود اسرار ورموز سے آگہی اور اس کی برکات سے مستفید ہونا کماحقہ ممکن نہیں ہے۔ نیز قرآن کریم میں تفکر وتدبر کے بغیر اس کا صحیح فہم وادراک حاصل نہیں ہوسکتا نہ ہی کائنات میں جگہ جگہ پھیلے ہوئے مظاہر قدرت سے یقین کی حد تک آگاہی ہوسکتی ہے۔

تفکر وتدبر کے مترادف کلمات واصطلاحات

قرآن کریم میں تفکر وتدبر سے ملتے جلتے دیگر الفاظ وکلمات بھی مذکور ہوئے ہیں۔ جیسے تَعَقُّل، نَظَر، تَبَصُّر، اِعْتِبار، تَذَکُّر اور علم وغیرہ کبھی ان سب کا معنیٰ ایک ہی ہوتا ہے اور کبھی سیاق وسباق کے اعتبار سے ان سے دوسرا معنیٰ بھی مراد لیا جاتا ہے۔ اگرچہ ان سب کا معنیٰ اکثر مدلول کے اعتبار سے ایک ہی ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ان سے کوئی اور معنیٰ مراد نہ لیا جائے۔ درج ذیل الفاظ واصطلاحات جو تفکر وتدبر کے معنیٰ میں قرآن کریم میں مذکور ہوئے ہیں۔

تَعَقُّل:

تفکر وتدبر سے معنوی طور پر ملتا جلتا ایک لفظ تَعَقُّل ہے جس کا معنیٰ ہے۔ عقل ودانش، سمجھ بوجھ۔ قرآن کریم میں اس لفظ کے مشتقات کا استعمال تقریباً ۶۵ مقامات پر ہوا ہے۔ سب مقامات پر فعل کے صیغے ہیں۔ جیسے فعل مضارع یَعْقِلُون، تَعْقِلُونَ اور نَعْقِل کے ساتھ اور کبھی استفہام انکاری مثلاً اَفَلَا تَعْقِلُون (کیا تم سمجھ نہیں رکھتے) وغیرہ الفاظ کے ساتھ ہوا ہے جن میں اِس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ کریم قرآن کریم کی آیات کو بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ تفکر وتدبر کرتے ہوئے سمجھ جائیں۔ جیسا کہ ایک مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾[۳۰] ترجمہ:"اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔"

ایک مقام پر نزول قرآن کا مقصد تعقل یعنی سمجھنا قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾[۳۱]ترجمہ:" بے شک اس (قرآن) کو ہم نے عربی زبان میں اُتارا تاکہ تم سمجھو۔"

ایک دوسرے مقام پر استفہام انکاری کی صورت میں قرآن کو سمجھنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

﴿لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ کِتٰبًا فِیۡہِ ذِکۡرُکُمۡ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ﴾[۳۲]

ترجمہ: "بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی ہے جس میں تمہارا ذِکر (چرچا) ہے تو کیا تمہیں عقل نہیں۔"

تَذَکُّر:

تَذَکُّر باب تفعل کے وزن پر مصدر ہے۔ اس کا لغوی معنیٰ ہے یاد کرنا یہ نسیان (بھولنے) کی ضد ہے۔ ایک معنیٰ نصیحت حاصل کرنا بھی ہے۔ جبکہ تذکر کی اصطلاحی تعریف یوں بھی کی جاتی ہے: "هو محاولة النفس استرجاع ما زال من المعلومات إلى الذهن "[۳۳]"ذہن میں موجود معلومات کو مستحکم و یاد کرنے کی کوشش کرنا"۔

بالفاظ دیگر "وهو حضور صورة المذكور العلمية في القلب واختير له بناء التفعل لحصوله بعد مهلة وتدرج كالتبصر والتفهم والتعلم "[۳۴]

"تذکر ایک معلوم صورت کا دل کے اندر موجودگی کا نام ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر تفعل والا معنیٰ پایا جاتا ہے کیونکہ یہ معنیٰ کچھ دیر اور درجہ بندی کے بعد تبصر، تفہم اور تعلم کی طرح حاصل ہوتا ہے۔"

تفکر کی طرح تذکر بھی اللہ کریم کی ایک عظیم نعمت ہے۔ تفکر تذکر سے بالاتر ہے کیونکہ تفکر طلب کا نام ہے اور تذکر وجود کا۔ یعنی تفکر کیلئے کوشش کی جاتی ہے جبکہ تذکر اس چیز کے بارے میں ہوتا ہے جو پہلے سے ذہن میں موجود ہو۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَا زَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَعُودُون بِالتَذَكُّر عَلىَ التَفَكُّرِ وَبالتَفَكُّر عَلَى التذكر ويناطقون القلوب حتى نطقت [۳۵]"اہل علم ہمیشہ تذکر کا تفکر اور تفکر کا تذکر کے ذریعے اعادہ کرتے رہتے ہیں۔" یعنی تذکا معنیٰ یاد کرنا ہے اور تفکر کا معنیٰ غور و فکر کرنا ہے۔ اہل علم یاد کر کے غور و فکر کرتے ہیں یا پھر غور و فکر کرتے ہوئے یاد کرتے ہیں۔

تذکر کا مادہ قرآن کریم ۲۶۹ بار آیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک مقام پر نزول قرآن کے مقاصد میں سے ایک مقصد تذکر یعنی نصیحت حاصل کرنا بھی قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ یُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ﴾[۳۶] ترجمہ: "اور وہ اس کی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے لوگوں کیلئے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں"۔

ایک مقام پر قرآن سے تذکر یعنی نصیحت کرنا اہل عقل و دانش کا ہی خاصہ قرار دیا گیا ہے: جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ﴾[۳۷] ترجمہ: "اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر اہل عقل"۔

﴿اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ﴾[۳۸] ترجمہ: "بے شک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں"۔

جبکہ ایک مقام پر قرآن کریم سے نصیحت حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کا شیوہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ مَا یَتَذَکَّرُ اِلَّا مَنۡ یُّنِیۡبُ﴾[۳۹]"اور نصیحت وہی حاصل کرتا ہے جو رجوع کرنے والا ہو"۔

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ﴿تَبۡصِرَۃً وَّ ذِکۡرٰی لِکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ﴾[۴۰]"ہر رجوع کرنے والے بندے کیلئے نصیحت اور بصیرت ہے۔"

یعنی آسمان، زمین اور کائنات کی جملہ اشیاء میں ہر اس انسان کے لئے نصیحت اور بصیرت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں تفکر اور رجوع کرنے والا ہو۔

اَلتَّفَقُّہ:

تفقہ کا معنیٰ سمجھنا، کسی چیز کو جاننا اور حسن ادراک ہے۔ تفقہ وہ عقلی اقدام ہے جو تفکر سے زیادہ گہرے اثرات رکھتا ہے کیونکہ تفقہ تفکر کے نتیجے میں جنم لیتا ہے۔ انسان کو اپنے ماحول سے زیادہ باخبر و باشعور بناتا ہے اور وجود اور اس کے متعلقات کے آفاق و ابعاد کا گہرا ادراک عطا کرتا ہے اور انسان کی بصیرت کو ہمیشہ وا رکھتا ہے۔ قرآن کریم فقہ کا مادہ بیس آیات میں استعمال ہوا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرماتا ہے: ﴿اُنۡظُرۡ کَیۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَفۡقَہُوۡنَ﴾[۴۱] ترجمہ: "دیکھو ہم کس طرح بار بار آیات بیان کرتے ہیں تا کہ وہ لوگ سمجھ جائیں۔"

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا﴾[۴۲]

ترجمہ:"اور بے شک ہم نے دوزخ کے لئے بہت سے جنات وانسان پیدا کئے ہیں ان کے ایسے دل ہیں جن کے ذریعے وہ سمجھتے نہیں"

"اس آیت مبارکہ کے اس حصہ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا (ان کے ایسے دل ہیں جن کے ذریعے وہ سمجھتے نہیں) میں قرآن کریم میں تفکر و تدبر کے ذریعے عدم تفقہ یعنی نہ سمجھنے کی وعید بیان کی گئی ہے۔یعنی کافروں کے ہولناک انجام کی وجہ بیان فرمائی کہ یہ جہنم کا ایندھن ایسے بنے ہیں کہ ان قلوب ایسے ہیں جن کے ذریعے وہ حق سے اعراض کر کے آیات قرآنیہ میں تفکر و تدبر سے محروم ہو گئے ہیں۔حالانکہ دلوں کا کام تو یہی تھا۔"

اعتبار، عبرۃ:

اعتبار عبر سے ماخوذ ہے۔اور اصطلاحی طور پر اعتبار سے مراد ہے:

هُوَ النظرُ في حَقائقِ الأَشْيَاءِ الْمَعلومة ودلالتها على أسبابها ونتائجها والاتعاظ بها[۴۳]

"معلوم اشیاء کے حقائق، اسباب اور ان کے نتائج کے اشارات کو دیکھنا اور ان سے سبق حاصل کرنا اعتبار کہلاتا ہے۔"

اعتبار، عبرۃ، عبر وغیرہ کے الفاظ قرآن کریم کی بہت ساری آیات میں وارد ہوئے ہیں۔ سات آیات میں اعتبار کی دعوت دی گئی ہے۔ جیسا کہ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ﴾[۴۴]

ترجمہ:"اور اللہ اپنی مدد کے ساتھ جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے، بے شک اس میں عقل مندوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔"

کہیں پر صیغہ امر کے ساتھ بھی دعوتِ اعتبار دی گئی ہے۔جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ-مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا-وَ قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ-فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ﴾[۴۵]

ترجمہ:"وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لیے تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا کہ اپنے گھر ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں تو عبرت لو! اے نگاہ والو!۔"

التبصّر:

تبصر کا معنیٰ ہے دیکھنا، تامل والتعرف یعنی غور وفکر اور پہچان۔ قرآن کریم میں تبصر کو ایک عقلی وظیفہ قرار دے تقریباً ایک سو اڑتالیس آیات میں اس کی دعوت دی گئی ہے۔ اس مضمون کی آیات میں بالخصوص انسان کی اپنی ذات کو دیکھنے اور اس میں غور و فکر کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ جیسا کہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ [۴۶]ترجمہ:"اور خود تمہاری ذاتوں میں، تو کیا تم دیکھتے نہیں؟"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی ذات کے متعلق غور وفکر کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے یعنی پیدائش کے مراحل میں، اعضاء کی بناوٹ و ترتیب میں، جسم کے اندرونی نظام میں پیدائش کے بعد مرحلہ وار، حالات کے بدلنے میں، شکلوں وصورتوں اور زبانوں کے اختلاف میں، تمہاری ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کے مختلف ہونے میں، ظاہر وباطن میں اللہ کریم کی قدرت کی بے شمار عجائبات موجود ہیں جن میں غور و کر کے انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت کے متعلق جان سکتا ہے۔

النظر:

نظر کا معنی دیکھنا، تامل و تفحص یعنی غور وفکر اور جانچ پڑتال کے ہیں۔ قرآن کریم کی ایک سو انیتس آیات میں نظر کی دعوت دی گئی ہے۔ نظر کا ایک مفہوم تو آنکھ سے دیکھنے کا ہے دوسرا مفہوم انتظار کرنے کا ہے۔ قرآن کریم میں دونوں مفہوم کی آیات موجود ہیں۔

دیکھنے کے مفہوم والی آیات میں سے ایک آیت سورہ یونس کی ہے۔ارشاد ہوتا ہے:

﴿قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ﴾[۴۷]

" تم فرماؤ تم دیکھو کہ آسمان وزمین میں کیا کیا(نشانیاں) ہیں اور نشانیاں اور رسول ان لوگوں کو فائدہ نہیں دیتے جو ایمان نہیں لاتے۔"

نظر کا دوسرا مفہوم، تفحص وتدبر وتامل کا بھی ہے۔ یہ مفہوم قرآن کریم کی بہت ساری آیات میں آیا ہے۔ مثال کے طور پر:

﴿فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ﴾[۴۸]ترجمہ:" تو آدمی کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے"۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:﴿فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ﴾[۴۹]ترجمہ:"تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا"۔

ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَوَلَمۡ يَنۡظُرُوۡا فِىۡ مَلَكُوۡتِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ شَىۡءٍ ۙ وَّاَنۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَدِ اقۡتَرَبَ اَجَلُهُمۡ‌ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ﴾[۵۰] ترجمہ:"کیا انہوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز اللہ نے بنائی اور یہ کہ شاید اُن کا وعدہ نزدیک آگیا ہو تو اس کے بعد اور کون سی بات پر یقین لائیں گے۔

خلاصہ بحث

قرآن کریم میں کئی مقامات پر اللہ تعالی نے مختلف الفاظ، کلمات اور کیفیات کے ساتھ تفکر و اور تدبر کی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں۔ یوں ہی تفکر و تدبر کے مترادف الفاظ جیسے تعقل، تذکر، تبصر، اعتبار، نظر وغیرہ کے ذریعے بھی ترغیبات بیان فرمائی گئی ہیں۔ مذکورہ الفاظ کے ساتھ دعوت تفکر و تدبر دینے والی آیات میں انسان کی اپنی ذات میں غور و فکر سے لے کر کائنات ارض و سما، اور ان میں موجود تمام اشیاء، آفاق، انفس و دیگر ذوات و اشیاء کے متعلق تفکر و تدبر کرنے کی ترغیبات موجود ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ انسان ان تمام اشیاء میں غور و فکر کر کے نزول قرآن کے حقیقی مقصد کو پانے میں کامیابی ہو جائے اور کما حقہ توحید و رسالت، معاد کے متعلق دلائل و براہین کو جان کر حقیقی کامیابی کو پالے۔

حوالے

[۱]ازھری، محمد بن احمد، ابو منصور، تہذیب اللغۃ، بذیل مادۃ، ف ک ر، دار المعرفۃ، بیروت لبنان، ۱۴۴۱ھ

[۲]راغب، امام راغب، مفردات القرآن، بذیل مادۃ، ف ک ر، دار العلم، کراچی، ۱۴۲۸ھ

[۳]الافریقی، ابن منظور، لسان العرب، فصل الفاء، دار صادر بیروت، ۱۴۱۴ھ

[۴]سورۃ المدثر۷۴: ۱۸

[۵]سورۃ البقرۃ۲: ۲۱۹

[۶]سورۃ البقرۃ۲: ۲۶۶

[۷]سورۃ آل عمران۳: ۱۹۱

[۸]سورۃ الانعام۶: ۵۰

[۹]سورۃ الاعرف۷: ۱۷۶

[۱۰]سورۃ الاعرف۷: ۱۸۴

[۱۱]سورۃ یونس۱۰: ۲۴

[۱۲]سورۃ الرعد۱۳: ۳

[۱۳]سورۃ النحل۱۶: ۴۴

[۱۴]سورۃ النحل۱۶: ۶۹

[۱۵]سورۃ الروم۳۰: ۸

[۱۶]سورۃ الروم۳۰: ۲۱

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

[۱۷]سورة السبا۳۴: ۴۶

[۱۸]سورة الزمر۳۹: ۴۲

[۱۹]سورة الجاثیه۴۵: ۱۳

[۲۰]سورة الحشر۵۹: ۲۱

[۲۱]ابن فارس،احمد بن فارس القزوینی، معجم مقاییس اللغۃ، دار المعرفۃ بیروت، لبنان،۱۳۹۹ھ، ص ۳۲۴

[۲۲]التعریفات للجرجانی، باب التاء، ص ۵۴، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۰۳

[۲۳]الافریقی، ابن منظور، لسان العرب، فصل الفاء، بذیل مادۃ فکر، دار صادر بیروت، ۱۴۱۴ھ

[۲۴]سورة النساء۴: ۸۲

[۲۵]سورة الفرقان۲۵: ۷۳

[۲۶]سورة الفرقان۲۵: ۷۳

[۲۷]سورة محمد۴۷: ۲۴

[۲۸]سورة المؤمنون۲۳: ۶۸

[۲۹]سورة ص۳۸: ۲۹

[۳۰]سورة البقرة۲: ۲۴۲

[۳۱]سورة یوسف۱۲: ۲

[۳۲]سورة الانبیاء۲۱:۱۰

[۳۳]سورة الانبیاء۲۱:۱۰

[۳۴]سورة الانبیاء۲۱:۱۰

[۳۵]بصری، محمد بن عمر، مفتاح السعادۃ، باب التفکر، دار المعرفۃ، بیروت لبنان،۱۴۲۹ھ، ص ۱۱۵

[۳۶]سورة البقرة۲: ۲۲۱

[۳۷]سورة البقرة۲: ۲۶۹

[۳۸]سورة الرعد۱۳: ۱۹

[۳۹]سورة المؤمن۴۰: ۱۳

[۴۰]سورة ق۵۰: ۸

[۴۱]سورة الانعام۶: ۶۵

[۴۲]سورة الاعراف۷: ۱۷۹

[۴۳]سورة الاعراف۷: ۱۷۹

[۴۴]سورة آل عمران۳: ۱۳

[۴۵]سورة الحشر:۲

[۴۶]سورة الذریت۵۱: ۲۱

[۴۷]سورة یونس۱۰: ۱۰۱

[۴۸]سورة عبس:۲۴

[۴۹]سورة الطارق:۵

[۵۰]سورة الاعراف:۲۵

❖❖❖